بسم اللہ الرحمن الرحیم

سامع کا امام کے پیچھے قراءت کرنا کیسا؟

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ تراویح میں حافظ صاحب قرآن کریم سناتے ہیں، ان کے پیچھے سامع کھڑے ہوتے ہیں تاکہ اگر کوئی غلطی ہو، تو وہ لقمہ دیدیں، توکیا سامع اپنے آپ کو غلطی سے بچانے کے لئے امام صاحب کے ساتھ خود بھی ہلکی آواز کے ساتھ قراءت کر سکتا ہے؟ اور اگر کسی نے یوں قراءت کی ہو، تو ایسے سامع کی تراویح کا کیا حکم ہوگا؟

جواب

جواب جاننے سے قبل تمہیداً یہ سمجھ لیجئے کہ نماز چاہے سری ہو یا جہری، احناف کے نزدیک کسی بھی مقتدی کا امام کے پیچھے قراءت کرنا مکروہِ تحریمی، ناجائز و گناہ ہے، امام کی قراءت مقتدیوں کے حق میں کافی ہے، لہٰذا امام جب قراءت کرے، تو مقتدیوں پر خاموش رہنا واجب ہوتا ہے۔ پھر اگر کسی نے بھول کر امام کے پیچھے قراءت کی، تو اس کی نماز ہوجائے گی اور سجدہ سہو بھی لازم نہیں ہوگا، لیکن اگر قصداً قراءت کی، تو نماز کا اعادہ واجب ہوگا، کیونکہ امام کے پیچھے اگر بھولے سے کوئی واجب ترک ہوجائے، تو اس سے نہ سجدہ سہو لازم آتا ہے اور نہ ہی اعادہ، لیکن اگر قصداً واجب ترک کیا، تو نماز واجب الاعادہ ہوجاتی ہے۔

اس تفصیل کے مطابق دیگر مقتدیوں کی طرح سامع کا امام کے پیچھے قراءت کرنا بھی مکروہ تحریمی و گناہ ہے، نیز سامع کا اس وجہ سے قراءت کرنا کہ وہ غلطی سے بچ سکے، یہ قصداًترکِ واجب کہلائے گا اور اس طرح پڑھی گئی نمازوں کا اعادہ واجب ہوگا، لہٰذا سامع نے اپنی قراءت کے ساتھ جتنی بھی نمازیں اور تراویح ادا کیں، توبہ کے ساتھ ان سب کا اعادہ (لوٹانا) واجب ہوگا۔

اللہ عزوجل قرآن کریم میں ارشاد فرماتا ہے: ﴿وَاِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَ اَنْصِتُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ﴾ ترجمۂ کنزالعرفان: ”اور جب قرآن پڑھا جائے تو اسے غور سے سنو اور خاموش رہو تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔“ (پارہ 9، سورۃ الاعراف، آیت 204)

مذکورہ آیت کریمہ کے تحت تفسیر نورالعرفان میں ہے: ”اس آیت سے معلوم ہوا کہ امام کے پیچھے سورۃ فاتحہ پڑھنا مقتدی کو منع ہے، خواہ امام جہری قراءت کرے یا آہستہ۔ مقتدی پر سورۃ فاتحہ پڑھنا فرض ہوتا، تو رکوع میں مل جانے سے اس کو رکعت نہ ملتی۔ امام کی قراءت مقتدی کی قراءت ہے، جمہور صحابہ کا مذہب یہی ہے۔ یہ آیت مقتدی کو سورۃ فاتحہ پڑھنے سے روکنے کے لئے (دلیل) ہے“۔ (تفسیر نورالعرفان، صفحہ 212، نعیمی کتب خانہ، گجرات)

امام قراءت کرے، تو مقتدی خاموش رہے گا۔ سنن نسائی میں حضرت سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”انما جعل الامام لیوتم بہ، فاذا کبر فکبروا واذا قرا فانصتوا“ ترجمہ: بے شک امام اس لئے بنایا جاتا ہے کہ

اس کی پیروی کی جائے، تو جب وہ تکبیر کہے، تو تم بھی تکبیر کہو اور جب قراءت کرے، تو خاموش رہو۔ (سنن نسائی، کتاب الافتتاح، جلد1، صفحہ146، مطبوعہ لاہور)

امام کی قراءت ہی مقتدی کی قراءت ہے۔ سنن ابن ماجہ میں ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "من کان لہ امام، فقراءۃ الامام لہ قراءۃ" ترجمہ: جس کے لئے امام ہو، تو امام کی قراءت ہی اس کی قراءت ہے۔ (سنن ابن ماجہ، کتاب اقامۃ الصلوۃ، صفحہ 61، مطبوعہ کراچی)

امام کے پیچھے مقتدی کا خاموش رہنا واجب ہے۔ چنانچہ در مختار میں واجباتِ نماز ذکر کرتے ہوئے فرمایا: "(انصات المقتدی) فلو قرا خلف امامہ کرہ تحریماً ولا تفسد فی الاصح کما سیاتی قبیل باب الامامۃ ولا یلزمہ سجود سہو لو قرا سہواً" ترجمہ: مقتدی کا خاموش رہنا (واجب ہے)، اگر کسی نے امام کے پیچھے قراءت کی، تو مکروہ تحریمی ہے اور اصح قول کے مطابق نماز فاسد نہیں ہوگی، جیسا کہ عنقریب باب الامامۃ سے کچھ پہلے آئے گا اور سجدہ سہو بھی لازم نہیں ہوگا جبکہ بھول کر قراءت کی ہو۔ (رد المحتار علی الدر المختار، کتاب الصلاۃ، جلد2، صفحہ202، مطبوعہ پشاور)

اور امام کے پیچھے قصداً ترکِ واجب سے نماز واجب الاعادہ ہوتی ہے۔ حاشیہ طحطاوی علی الدر المختار میں ہے: "(قولہ: انصات المقتدی) فلو لم ینصت وقرا، یجب علیہ اعادۃ الصلوۃ" ترجمہ: (مقتدی کا خاموش رہنا واجب ہے) اگر خاموش نہ رہا اور قراءت کی، تو اس پر نماز کا اعادہ واجب ہوگا۔" (حاشیہ طحطاوی علی الدر المختار، جلد1، صفحہ211، مطبوعہ کوئٹہ)

فتاوی امجدیہ میں ہے: "چوں از مقتدی سہواً ترک واجب واقع شد، نہ بروسجدہ سہو واجب است، نہ اعادہ نماز۔ اعادہ درآں صورت واجب است کہ عمداً ترک واجب کند یا او از جانب شرع بسجدہ سہو مامور بود و نکند، خواہ نکردن از سہو بود یا بقصد۔۔۔ الخ" ترجمہ: جب مقتدی سے بھول کر واجب چھوٹ جائے، اس پر نہ سجدہ سہو واجب ہے، نہ اعادہ نماز۔ اعادہ نماز اس صورت میں واجب ہوتا ہے کہ جان بوجھ کر واجب چھوڑ دے یا اس پر شریعت کی جانب سے سجدہ سہو کا حکم تھا اور اس نے نہیں کیا، سجدہ نہ کرنا خواہ بھول کر ہو یا قصداً۔ الخ"

(فتاوی امجدیہ، حصہ1، صفحہ274، مکتبہ رضویہ، آرام باغ، کراچی)

یونہی فقہ کا مشہور قاعدہ ہے کہ جو نماز کراہت تحریمی کے ساتھ ادا کی گئی، اس کا اعادہ واجب ہے۔ چنانچہ درر الحکام میں ہے: "کل صلوۃ ادیت مع کراھۃ التحریم، تجب اعادتھا" ترجمہ: ہر وہ نماز جو کراہتِ تحریم کے ساتھ ادا کی گئی ہو، اس کا اعادہ واجب ہوگا۔"

(درر الحکام شرح غرر الاحکام، کتاب الصلوۃ، باب صفۃ الصلوۃ، جلد1، صفحہ69، مطبوعہ بیروت)

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مولانا محمد علی عطاری مدنی

فتوی نمبر: Pin-7210

تاریخ اجراء: 25 شوال المکرم 1444ھ/16 مئی 2023ء